316

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۴ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ | ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کل تو دائیں ٹخنہ میں زیادہ تھی۔ آج دائیں گھٹنہ میں بھی نمودار ہوگئی ہے۔ اور اس وقت اس میں اتنی شدت ہے جو ناقابل برداشت ہے۔ نیز بائیں ٹخنہ میں بھی دوبارہ درد ہوگئی ہے۔ بخار کل کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج شدید درد سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج ۱۱½ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم میاں فضل کریم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر۔ جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات اور شیخ عبد الخالق صاحب نے تقریریں کیں۔

مجلس انصار اللہ حلقہ مسجد مبارک کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے کل دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء پر تقسیم کئے۔

موجودہ نظام حکومت کے خلاف احرار کی فضول ڈینگیں

(از ایڈیٹر)

احرار جو ہر موقعہ پر اسلام سے غداری اور مسلمانوں سے دھوکہ فریب کرنے کی پاداش میں روز بروز گمنامی کے گڑھے کی گہرائی میں روپوش ہوتے جا رہے ہیں۔ انتخابات کے شور و شر میں انہیں بھی کسی قدر سر اٹھانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ ہندو اخبارات تو احرار کے رویہ کو مسلم کش سمجھتے ہوئے ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہی رہتے ہیں۔ ایک آدھ مسلمان اخبار نے بھی اپنے اغراض کے ماتحت ان کو پبلک میں آنے کا موقعہ دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ چند روز سے ایک ایسے اخبار نے جو خود کو ازکم پنجاب میں اپنے آپ کو نظام حکومت کا پرزہ سمجھتا ہے۔ امیر شریعت احرار اور دوسرے احراری لیڈروں کی طویل و طویل تقریریں شائع کرنے کا بھی اہتمام کر رکھا ہے۔ اور حال میں امرتسر میں "حضرت امیر شریعت کی ولولہ انگیز تقریر" کے عنوان سے ایک جلسہ کی روئداد شائع کی ہے۔ مگر امیر شریعت احرار کی تقریر کا ذکر کرنے سے قبل لکھا ہے۔

"صاحبزادہ فیض الحسن نعرہ ہائے تکبیر میں تقریر کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ کہ مجلس احرار موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ اس نظام میں غریب ہندوستان کو پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا۔ مجلس احرار غریب ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود صرف قرآنی نظام حکومت ہی میں سمجھتی ہے اس لئے وہ سب کو دعوت دیتی ہے۔ کہ امن اور سربلندی کی تمنا ہے۔ تو آؤ اور احرار کے پروگرام کو قبول کرو"۔

ہر وہ شخص جو احرار کی حقیقت سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور اس ادعا میں کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کہ مجلس احرار موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ احرار نے آج تک اس نظام کے خلاف کوئی کارروائی ایسی نہیں کی۔ جس سے اس کا یہ دعوےٰ پایۂ ثبوت کو پہنچ سکے۔ جس طرح تمام دوسرے لوگ موجودہ نظام حکومت کے پابند ہیں۔ اسی طرح احراری بھی بغیر کان ہلائے موجودہ نظام حکومت کے قوانین کی پابندی کر رہے ہیں۔ ان حالات میں مجلس احرار کا موجودہ نظام کو تسلیم نہ کرنے کا دعوےٰ کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ پھر اسکے ساتھ یہ کہنا کس قدر خلاف واقعہ ہے۔ کہ "مجلس احرار جو کہتی ہے اسے پورا کرتی ہے" مجلس احرار نے گزشتہ جنگ کے شروع ہونے پر اعلان کیا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کو فوج میں بھرتی نہیں ہونے دیگی۔ مگر مجلس احرار کے مرکز پنجاب سے اس قدر مسلمان بھرتی ہوئے جو تمام صوبوں کے مسلمانوں سے زیادہ تھے۔ یہ سب کچھ مجلس احرار کی آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا۔ مگر وہ چوں تک نہ کر سکی۔ کیا اسی بناء پر اب کہا جا رہا ہے کہ مجلس احرار جو کہتی ہے اسے پورا کرتی ہے

اسی تقریر میں مسلم لیگ سے پوچھا گیا ہے کہ "کیا تم پاکستان لینے کے لئے انگریزوں سے لڑو گے اگر تم انگریزوں سے لڑو گے۔ تو کن افراد اور عناصر کو ساتھ لے کر۔ کیا مرزائی تمہارا ساتھ دینگے۔ جن کے مذہبی عقیدہ میں انگریز کی اطاعت شامل ہے"۔

بے شک ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حاکم وقت کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور ہم اسکی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ لیکن احرار جو آئے دن یہی شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ وہ موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور انگریزوں کے خلاف لڑنا ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ وہ یہ تو بتائیں۔ کہ آجتک انہوں نے کہاں کہاں انگریزوں سے جنگ کی ہے۔ اور بزعم خود قرآنی حکومت قائم کرنے کے لئے وہ کب انگریزوں کے مقابلہ میں صف آراء ہوئے ہیں۔ اگر کبھی نہیں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اس کا کوئی عملی ثبوت پیش نہ کر سکنے پر انہیں شرم آنی چاہیئے اور چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے۔ عقیدہ تو یہ بیان کرنا کہ انگریزوں کی اطاعت اسلام کے خلاف ہے۔ اور اعلان تو یہ کرنا کہ انگریزی حکومت کی بجائے قرآنی حکومت قائم کر رہے ہیں۔ اور عقیدہ تو یہ رکھنا کہ از روئے قانون قائم شدہ حکومت میں رہتے ہوئے اس کے خلاف جنگ کرنا فرض ہے لیکن آجتک کسی موقعہ اور کسی مرحلہ پر بھی جنگ کی طرح نہ ڈالنا۔ اور موجودہ نظام حکومت کے تمام قوانین کی بلا چون و چرا پابندی کرتے جانا احمد السعی المخلوق کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ ان حالات میں پبلک کو یہ یقین دلانے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ کہ احراری موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر رکھ دینے پر مصروف ہیں۔ اور بزعم خود قرآنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

امیر شریعت احرار نے بھی اسی امر کو لیا۔ اور اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "قرآن مجید غلامی کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہمیں ... میں ایک آیت یا کسی آیت کا حصہ بتاؤ کہ جس میں یہ بتایا گیا ہو۔ کہ مسلمان کسی غیر کی محکومی میں بھی رہ سکتا ہے ... مسلمان کی حکومت اور قرآن کی حکومت میں فرق ہے ... حیدرآباد۔ افغانستان ایران وغیرہ میں مسلمان نظام تو ... لیکن قرآن کی حکومت نہیں ہے"۔

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ۔ اگر موجودہ نظام حکومت میں رہنا۔ اور اس کے قوانین کی پابندی کرنا غلامی کی زندگی بسر کرنا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف تو پھر کیوں احرار اس نظام سے نکل نہیں جاتے اور کیوں یہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن جب ... احرار قرآن مجید کی اس تعلیم کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور کبھی بھولے سے بھی انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ خود پیش کردہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ تو دوسروں کو سنانے اور ان کے سامنے یہ باتیں پیش کرنے کا کیا مطلب۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ احراری لم تقولون ما لا تفعلون پر عمل کر رہے ہیں اور ڈھٹائی سے اس کا اعلان جلسوں میں کھڑے ہو کر کرتے پھرتے ہیں۔

امیر شریعت احرار نے ایک خاص بات یہ بیان کی ہے۔ کہ مجلس احرار کسی غیر مسلم نظام حکومت ہی کے خلاف نہیں بلکہ جن علاقوں یا ممالک میں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ مثلاً بہاولپور حیدرآباد۔ افغانستان۔ ایران وغیرہ وہ ان کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ بالفاظ امیر شریعت احرار وہاں قرآن کی حکومت نہیں۔ اور مجلس احرار "فلاح و بہبود صرف قرآنی نظام حکومت ہی میں سمجھتی ہے"۔ گویا مجلس احرار نہ صرف ہندوستان کے نظام حکومت کا تختہ الٹ دینے کے لئے تلی کھڑی ہے۔ بلکہ ساری دنیا پر اپنا تسلط قائم کر...

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمارا سالانہ جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہمارا سالانہ جلسہ امسال

۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء بروز بدھ جمعرات اور جمعۃ المبارک

ہمارے مقدس مرکز — **قادیان دارالامان میں اپنی خاص شان کے ساتھ** — منعقد ہو رہا ہے

اس جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس مقصد کے لئے رکھی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ آج بعینہٖ پوری ہو رہی ہے یعنی جملہ احمدیہ جماعتوں کا اجتماع

خالص رُوحانی فیوض و برکات و علومِ دینیہ کے حصول کیلئے

اس جلسے میں شمولیت کرنے والا احمدی ہو یا غیر احمدی اپنے اندر پاکیزہ جذبات کی ایک رَو چلتی ہوئی محسوس کرتا ہے۔ یہ جلسہ احمدیہ جماعت کے لئے

شعائر اللہ کی زیارت

کا ایک موقعہ ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان آنا

آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک کی تعمیل

ہے۔ کتنے خوش نصیب وہ احباب ہیں جو اپنے

محبوب آقا حضرت فضل عمر مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

کی صحبت سے گھنٹوں مستفید ہونے اور حضور کے ارشادات طیبہ سے گھنٹوں بہرہ اندوز ہونے اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار و برکات سماویہ سے حصہ پانے کا موقعہ اس جلسے میں شمولیت کر کے حاصل کرینگے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے وجود پر کتنا رشک کرینگی ٭

اس جلسہ کی تقاریر ایک غیر احمدی کے لئے چشمہ ہدایت ہیں۔ اس کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے غیر احمدی عزیزوں غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں کو اسمیں شمولیت کی دعوت دے۔ تا وہ خدا کے فرستادہ کی بلند کی ہوئی آواز کو سن سکیں اور اپنی آنکھوں سے ہمارے خلاف پراپیگنڈہ کو سرتاپا غلط دیکھ لیں ٭

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نوٹ:۔ ہر مذہب و ملت کے لئے علیحدہ قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوگا۔ البتہ بستر ہمراہ لادیں ٭

317

پیلاطوس ثانی لیفٹیننٹ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس سے ملاقات

قتل کے الزام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس طرح بری قرار دیا گیا

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے مجاہد احمدیت لنڈن

(۱)

لیفٹیننٹ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس جو مشہور و معروف مجسٹریٹ ہیں۔ جن کی فراست اور انصاف پسندی نے انہیں زمانہ کے مسیح کے قلم سے "پیلاطوس ثانی" کا لقب دلوایا۔ یہ معزز صاحب آج کل لنڈن میں مقیم ہیں۔ ان کی عمر ۸۲ برس ہے۔ لیکن اس عمر میں بھی ان کی صحت اچھی ہے اور آثار توانائی چہرہ پر موجود ہیں۔ مذہبی لحاظ سے یہ Presbyterian ہیں۔ ہندوستان میں انہوں نے ۱۸۹۰ء سے لے کر ۱۹۳۰ء تک تیس برس ملازمت کی۔ یہ پنجاب میں رہے۔ اور سب سے پہلے گورداسپور کے ضلع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ان کی زندگی کا اہم ترین واقعہ وہ مقدمہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف عیسائیوں نے ان کی عدالت میں دائر کیا۔ اور وہ مقدمہ تھا سازش قتل کے سنگین جرم کے الزام کا۔ خدا تعالیٰ نے کرنل ڈگلس کو یہ توفیق دی۔ کہ عیسائی ہوتے ہوئے عیسائی مشن کے فریق کے خلاف فیصلہ دیں۔ اور مذہبی لحاظ سے اپنے عقائد سے شدید مخالفت رکھنے والے فریق کو محض انصاف پسندی کے جذبہ سے باعزت بری کریں۔ مجھے اس مقدمہ کے حالات خود ان کی زبانی سننے کا شوق تھا۔ چنانچہ میں نے ان سے ملاقات کی اور اختصار کے ساتھ حسب ذیل پیرایہ میں اس اہم تاریخی مقدمہ کا ذکر آیا۔

(۲)

کرنل ڈگلس نے کہا: مرزا غلام احمد صاحب کی تحریک کے مستقبل کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں تھا۔ ہاں مجھے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ مختلف مذاہب کے درمیان افتراق پھیلا رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے مسلمان۔ آریہ۔ اور عیسائی سب ان کے سخت مخالف تھے۔ عیسائیوں نے ان پر سازش قتل کا الزام لگایا۔ یہ ایک سنگین الزام تھا۔ تاہم میں یہ خیال کرتا تھا۔ کہ میں اس مقدمہ کو زیر دفعہ ۱۱۰ چلانے کی کوشش کروں۔ جس میں ملزم سے صرف حفظ امن کی ضمانت طلب کی جاتی ہے۔ مقدمہ کی تفاصیل کے علم سے پہلے بھی میں یہ سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔ کہ ایک اٹھارہ برس کی عمر کے لڑکے کے ذریعہ کسی کو قتل کرانے کا کام لینے کے قصہ میں کوئی صداقت ہو سکتی ہے۔ میں نے مرزا صاحب کو دیکھتے ہی ان کو ایک غیر معمولی انسان پایا۔ اور محسوس کیا۔ کہ وہ کوئی بڑا کام کرنے کے لئے مخصوص ہیں۔ بالعموم ملزم کو عدالت میں بٹھایا نہیں جاتا۔ لیکن میں مرزا صاحب سے الگ قسم کا سلوک کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے آپ کو کرسی پیش کی۔ مقدمہ بٹالہ کے ڈاک بنگلہ میں شروع ہوا۔ آریہ سماجی مرزا صاحب کے خلاف تھے۔ کیونکہ لیکھرام ان کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا تھا۔ اس لئے آریہ سماج والوں نے ایک پلیڈر عیسائیوں کی طرف سے پیروی کرنے کے لئے مہیا کیا۔ عبد الحمید نامی لڑکے کو سکھایا گیا تھا۔ کہ وہ اس قسم کا بیان دے۔ کہ مرزا صاحب نے اسے امرتسر بھیجا۔ تا وہ مارٹن کلارک پادری کو قتل کرے۔ سب سے پہلے میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ جب تم امرتسر پہنچے۔ تو جاتے ہی تم کہاں گئے اس نے جواب دیا۔ کہ وہ امریکن مشن میں گیا تھا۔ اس جواب پر پلیڈر نے اور خود میں نے بھی سمجھ لیا۔ کہ مقدمہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ اگر وہ قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تو امریکن مشن کے پاس جانے کے کیا معنے۔ لڑکا اس وقت مشنریوں کے پاس تھا۔ میں نے حکم دیا۔ کہ اسے ان کے قبضہ سے لے لیا جائے

(۳)

دوسرے روز انسپکٹر پولیس نے کوشش کی۔ کہ عبد الحمید سے اصل حقیقت معلوم کرے۔ لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ پھر مسٹر لیمارچنڈ جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ انہوں نے علیحدگی میں اس سے دریافت کی۔ جس پر اس نے اعتراف کیا۔ کہ مقدمہ جھوٹا ہے۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میرے خیال میں مارٹن کلارک کا اس جھوٹ میں کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ اس کے ماتحت لوگوں کی شرارت ہے۔ مرزا صاحب کا اس مرحلہ پر یہ قول ان کی بڑی بھاری شرافت کی دلیل تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص جس میں ذرہ بھر بھی عقل ہو۔ یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ عیسائیوں کے ایک مشنری کو قتل کرنے کے لئے ایک اٹھارہ سالہ لڑکے کو بھیجا گیا تھا۔ میں نے اس پر مرزا صاحب کو بری قرار دیا۔ یہ ایک معمولی مقدمہ تھا۔ لیکن اس کے نتائج بڑے تھے۔ کیونکہ ان دنوں مرزا صاحب کے سب لوگ مخالف تھے۔ وہ عظیم الشان پیغام جو آپ لے کر آئے ایک روحانی پیغام تھا۔ آپ کے پیغام میں مادیت کی بجائے روحانیت پر زور دیا گیا ہے۔ ہماری یہ زندگی تو ہماری رُوح کا دنیوی لباس ہے۔ یہ لباس جاتا رہے گا۔ مگر رُوح باقی رہے گی۔ اور پھر ابدی زندگی پائے گی۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ وہ ابدی زندگی کہاں اور کیسے ہوگی۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ ہوگی ضرور۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ الہام کا سلسلہ مسیح موسوی و مسیح محمدی کی وفات کے بعد بند نہیں ہو گیا۔ بلکہ جاری ہے اور جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ بھی الہام پاتے ہیں:۔

(۴)

کرنل ڈگلس نے اس کے بعد ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ برطانیہ کی خواہش ہے کہ ہندوستان میں اصلاحات جاری کرے۔ گزشتہ اسی سال میں برطانوی راج کے زیر سایہ ہندوستان نے بہت ترقی کی ہے۔ لیکن ابھی ہندوستان برطانیہ سے علیحدہ ہو کر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر مسٹر گاندھی کے مطالبہ پر آج ہم ہندوستان چھوڑ کر آ جائیں۔ تو وہاں بدامنی پھیل جائے گی۔ ویسے ہمیں ہندوستان کی ذمہ داری خود اٹھانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ ہندوستان کو ایک ملک کہنا غلطی ہے۔ اور ہندوستانی قوم کا لفظ استعمال کرنا نادانی۔ وہاں ایک قوم نہیں۔ ہر صوبہ دوسرے سے مختلف ہے۔ چودہ بڑی زبانیں وہاں بولی جاتی ہیں۔ ایک پنجابی کے لئے ایک مدراسی اتنا ہی غیر ہے۔ جتنا کہ میرے لئے ایک جاپانی۔

میں نے کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی رائے یہ ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے باہم دوستانہ تعلقات ضرور رہنے چاہئیں۔ کیونکہ ایک کے مستقبل کا انحصار دوسرے کے مستقبل پر ہے۔ آخر میں کرنل ڈگلس نے کہا۔

احمدیت ایک زبردست روحانی تحریک ہے۔ یہ مسلمانوں میں روحانیت کی تجدید کر رہی ہے۔ آپ لوگوں کا سب سے بڑا کام جو آپ کر رہے ہیں یہ ہے۔ کہ آپ روحانیت پھیلا رہے ہیں۔ آپ کے دعاوی بہت بلند ہیں۔

میں نے کہا ہاں دنیوی نگاہ کو ہمارے دعاوی فی الواقع بہت بلند نظر آتے ہیں۔ اور کامیابی محال۔ لیکن ہمارا اپنے خدا پر یقین ہماری ہمت بڑھاتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ ساری دنیا ہماری مخالف ہے۔ ہمارا ایک بہت بڑا دوست ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے:

خدا کے نمائندہ کی باریک بین آنکھ

اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے خدا کے نمائندہ کی باریک بین آنکھ جن ضرورتوں کو دیکھ رہی ہے۔ وہ عام مومنوں کی نظر سے اوجھل ہیں۔ قادیان کے جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے بارھویں سال کا مطالبہ سن چکے ہیں۔ وہ نہ صرف گیارھویں سال سے ہی بڑھا کر بارھویں سال کا وعدہ پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض احباب نے گیارھویں سال سے دوگنا تک اضافہ کر دیا ہے۔ چنانچہ عبد الکریم و عبد اللطیف صاحبان پسران بابا نظام الدین صاحب مرحوم نے گیارھویں سال میں ۵۲ روپے دیئے تھے۔ اب بارھویں سال میں ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے لئے جن دو انسپکٹروں کا مطالبہ کیا گیا تھا اس میں ملک احمد خان صاحب واقف زندگی اور میاں محمد یعقوب صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ درخواست کرنے والے احباب مطلع رہیں:

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری کی پیشکردہ روایت کی حقیقت

(۲)

از جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات

خدا کا فیصلہ

مصری صاحب نے اپنے مضمون میں "خدا کے فیصلہ" کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس لئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ "خدا کا فیصلہ" کیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں جو اختلاف ۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد رونما ہوا۔ اس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس وحی میں ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو مندرجہ ذیل الفاظ میں دی گئی تھی:۔

(نوٹ:۔ یہ الہامات بھی ۱۳۔ مارچ ہی کے ہیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفہ اول کی وفات بھی ۱۳۔ مارچ ہی کے دن ہوئی)

"لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ ویل لک و لافکک۔ اِنّی نعیتُ اِنّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ۔ ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۰ صفحہ ۱)

ترجمہ:۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ اے بے شرم تجھ پر اور تیرے جھوٹ پر لعنت۔ میں نے ایک شخص کی وفات کی خبر دی ہے بیشک میں خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوگا۔ ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے۔ اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اے اہل بیت خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تمہارے رجس کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

ان الہامات میں مندرجہ ذیل امور کی خبر دی گئی ہے۔

(۱) کوئی شخص فوت ہوگا (اِنّی نعیتُ)

(۲) اس دن ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا (ایک امتحان ہے۔)

(۳) اس دن دو فریق ہو جائیں گے (ایک فریق پکڑا جائیگا اور دوسرا چھوڑا جائیگا۔ اور دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں گے)

(۴) جو فریق اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیگا سچا ہوگا۔ (اِنّ اللّٰہ مع الصادقین)

(۵) کوئی شخص جس کا تعلق "لاہور" سے ہوگا۔ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے گا۔ جس میں کذب بیانی اور دھوکے سے کام لیا گیا ہوگا۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کے خلاف بھی فتنہ اٹھایا جائیگا۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کو ان حملوں سے محفوظ رکھیگا۔

اب دیکھو یہ سب پیشگوئیاں کس عظیم الشان طور پر پوری ہوئیں؟ ۱۳۔ مارچ کے دن یہ الہام ہوا تھا۔ اور عین ۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ اور اِنّی نعیتُ کا الہام پورا ہوا۔ آپ کی وفات سے قبل خفیہ طور پر "لاہوری" پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ٹریکٹ "ضروری اعلان" لکھ کر اور "لاہور" سے طبع کرا کر اس انتظار میں رکھا ہوا تھا کہ جس وقت حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوں۔ اس وقت اسے تقسیم کیا جائے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضور کی وصیت کے متعلق انتہائی کذب افرینی اور مغالطہ دہی سے کام لیا گیا تھا۔ وہ ٹریکٹ ۱۳۔ مارچ کو (حضرت خلیفہ اول کی وفات کے دن) تقسیم کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ ایک خطرناک "امتحان" میں پڑ گئی۔ دو فریق ہو گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کا "لاہوری" فریق خلافت کو مٹانا چاہتے تھے۔ اور اس کوشش میں تھے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی خلیفہ منتخب نہ کیا جائے۔ مگر ان کے بالمقابل دوسرا فریق وہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق انتخاب خلافت کو لابدی قرار دیتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت اسی دوسرے گروہ کے ہم خیال تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دوسرا گروہ کامیاب ہو گیا۔ اور "لاہوری فریق" ناکام ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلیفہ منتخب ہوئے۔ حسب وعدہ صادقین کو حمایت الٰہی حاصل ہوئی۔ اور اہل بیت پر جو الزامات لگائے جاتے تھے۔ ان سے ان کی تطہیر کا وعدہ پورا ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

مصری صاحب! یہ ہے "خدا کا وہ فیصلہ" جس کو اگر مدنظر رکھا جائے تو صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اس تفرقہ کی ذمہ داری بہرحال "لاہور" ہی کے ایک شخص پر ہے۔ نہ کہ اہل بیت کے کسی فرد پر جن کی تطہیر کا وعدہ اس "خدائی فیصلہ" میں موجود ہے۔ پس شیخ عبدالرحمٰن صاحب "لاہوری" اگر آج "لاہور" میں بیٹھ کر تفرقہ کا موجب اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا یہ فعل بھی اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے اور آج اس پیشگوئی کا اس رنگ میں پورا ہونا خدام حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے حد درجہ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ امید ہے کہ اس "خدائی فیصلہ" سے مصری صاحب کو اپنا اور اپنے ممدوح مولوی محمد علی صاحب "لاہوری" کا صحیح مقام "امام عصر حاضر کے الہامات کی روشنی میں" معلوم ہو گیا ہوگا۔

پیشکردہ روایت کی حقیقت

یہ ثابت کر دینے کے بعد کہ مصری صاحب کی پیشکردہ روایت کا اطلاق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا یہ بتانا باقی رہ جاتا ہے۔ کہ اس روایت کی اصل حقیقت کیا ہے۔ سو اس کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کا علم ہونا ضروری ہے:۔

(۱) یہ روایت نعیم بن حماد کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ اور نعیم بن حماد کوئی بلند پایہ محدث نہ تھا بلکہ اسکو امام نسائی نے "ضعیف" اور "غیر ثقہ" قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے لا یحتج بہ یعنی اس کا قول حجت نہیں ہے۔ اس کے متعلق یہاں تک کہا گیا ہے۔ کہ کان یَضَعُ الْحَدِیْثَ یہ خود ہی حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔ (دیکھو تہذیب التہذیب مصنفہ حافظ ابن حجر العسقلانی جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۱-۴۶۲ و میزان الاعتدال علامہ ذہبی جلد ۲ صفحہ ۲۳۵)۔ شاہ عبدالعزیز محدث اس کی نسبت لکھتے ہیں۔ نعیم بن حماد کتاب الفتن بسیار بطول و عرض نوشتہ در رطب و یابس در آں آلودہ (عجالۂ نافعہ صفحہ ۱۸) یعنی نعیم بن حماد نے ایک لمبی چوڑی کتاب بنام کتاب الفتن لکھی اور اس میں تمام رطب و یابس بھر دیا ہے۔

(۲) نعیم بن حماد خلفائے بنی عباس کے زمانہ میں ہوا۔ ستر اسی سال کی عمر میں ۲۲۸ھ میں خلیفہ معتصم باللہ عباسی کے عہد میں فوت ہوا۔ (تہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۲)

(۳) روایت زیر بحث میں "امام مہدی" یا "مہدی موعود" کا ذکر نہیں بلکہ صرف "مہدی" کا ذکر ہے۔ اور خلفائے بنو عباس میں سے ایک مشہور خلیفہ "مہدی" بھی ہوا ہے جس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ المنصور تھا۔ اس خلیفہ نے مہدی کا لقب اختیار کیا تھا۔ اس کے اور اس کے بعد اس کی اولاد کی حکومت کے زمانہ میں "مہدی" کے متعلق بے شمار حدیثیں وضع کی گئیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

(ا) "میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمہ و مِنْ عِتْرَتِیْ وغیرہ ہے۔ ... ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں۔ میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا۔ خلفاء عباسی وغیرہ کے عہد میں خلیفوں کو اس بات کا بہت شوق تھا کہ اپنے تئیں مہدی موعود قرار دیں۔ پس اس وجہ سے بعض حدیثوں میں مہدی کو بنی عباس میں سے قرار دیا۔ اور بعض میں بنی فاطمہ میں سے۔ اور بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ رجل من امتی کہ وہ ایک آدمی میری امت میں سے ہوگا۔ مگر دراصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں۔ یہ صرف میرا ہی قول نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اہل سنت یہی کہتے چلے آئے ہیں اور ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے۔ جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

(ب) پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمیں اس بات کا اقرار ہے۔ کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۵۱۸)

(ج) امام سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں ابو داؤد اور ترمذی کی وہ مشہور حدیث جس میں مہدی کے متعلق

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی کہ مہدی کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ اسی مہدی عباسی پر چسپاں کی ہے۔ کیونکہ اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور لقب مہدی تھا۔ (تاریخ الخلفاء مترجم اردو ۲۲۱ مطبع پبلک پرنٹنگ پریس لاہور)

(د) خود حجج الکرامہ میں ایک قول نقل کیا گیا ہے کہ بعض روایات جن میں "مہدی" کا ذکر ہے۔ ان کا مصداق خلیفہ مہدی عباسی بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ " دراشاعۃ گفتہ روایات مختلف است درآنکہ مہدی در اولاد فاطمہ از حسن باشد یا حسین ووجہ جمع آنست کہ ولادت عظمی حسین را باشد یا حسن را و دیگر را نیز دروے ولادت باشد از طرف بعض امہات۔ و بعضیں عباس را نیز ولادت بود دروے بآنکہ در اولاد عباس کسے باشد کہ موسوم بود بمہدی و آمد اورانشانہائے سیاہ از طرف خراسان چنانکہ برائے مہدی بیاید و بود پیش از وے منصور چنانکہ باشد پیش از مہدی منصور۔ انتہی۔ گو حکم وجود اول از ہمہ سفاح پس حمل این روایات بر خلیفۂ عباسی مہدی نام الیق بمقام است و محتمل کہ وصف او باوصاف مہدی موعود از قبیل ادراج باشد۔" (حجج الکرامہ ۳۵۶)

(ہ) شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اپنے مشہور رسالہ "عجالۂ نافعہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ " فرقہ دیگر مصاحبین خلفاء و ملوک و امراء کہ برائے استمالت خاطر آنہا وضع حدیث نمودند و دین خود را بدنیا فروختند" (عجالۂ نافعہ ۳۲) کہ جھوٹی حدیثیں وضع کرنے والوں کا ایک گروہ وہ تھا جو خلفاء اور بادشاہوں اور حاکموں کے مصاحبین پر مشتمل تھا۔ ان لوگوں نے محض ان بادشاہوں اور امراء کو خوش کرنے کے لئے جھوٹی حدیثیں وضع کر کے اپنے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کیا۔

(ب) علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔ منہم من قصد التقرب الی السلطان (فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ ۱۳۸) یعنی جھوٹے راویوں کی ایک قسم وہ ہے۔ کہ جنہوں نے بادشاہِ وقت کا قرب حاصل کرنے کے لئے جھوٹی حدیثیں وضع کیں۔

(۵) جھوٹی اور وضعی حدیث کے معلوم کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ یہ دیکھا جائے۔ وہ روایت کسی زمانہ میں معرض وجود میں آئی۔ اور یہ کہ اس میں حالات زمانہ کا کس قدر انعکاس پایا جاتا ہے۔

چنانچہ عجالۂ نافعہ میں لکھا ہے:۔

" وضع چہارم آنکہ وقت و حال قرینہ باشد بر کذب او۔ چنانچہ غیاث بن میمون را اتفاق افتد کہ در مجلس مہدی عباسی حاضر شد۔ و او مشغول بود بہ پرانیدن کبوتراں۔ پس حدیث روایت کرد کہ لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح لفظ "جناح" را از طرف خود افزود برائے خوشامد مہدی" (عجالۂ نافعہ ۳) کہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی حدیث کے وضعی ہونے اور اس کے راوی کے جھوٹے ہونے کا جو تھا قرینہ اس روایت کے معرض وجود میں آنے کا وقت اور اس زمانہ کے حالات ہوتے ہیں چنانچہ غیاث بن میمون ایک دفعہ خلیفۂ مہدی عباسی کی مجلس میں حاضر تھا۔ اور خلیفہ کبوتر اڑانے میں مشغول تھا۔ پس غیاث نے حدیث روایت کی۔ " لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح " گویا مہدی کی خوشامد کی غرض سے لفظ "جناح" روایت میں اپنے پاس سے زائد کر دیا۔

روایت متنازعہ ہادی ابن مہدی کے متعلق ہے

مندرجہ بالا اصولی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اب مصری صاحب کی پیش کردہ روایت کی حقیقت کا معلوم کرنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بات مسلم ہے۔ کہ اس روایت کے بیان کرنے والے راوی نعیم بن حماد متوفی ۲۲۸ھ نے خلیفہ ہادی ابن مہدی (۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ) اور اس کے بھائی خلیفہ ہارون رشید (۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ) کا زمانہ پایا۔ پس جب ہم روایت متنازعہ کے اس پس منظر کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات کی تحقیقات کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصری صاحب کی پیشکردہ روایت کی ساری کی ساری علامات مہدی عباسی کے لڑکے خلیفہ ہادی کے وجود میں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ انکشاف ہمیں اس امر کا یقین دلانے کے لئے کافی ہے۔ کہ روایت کسی آئندہ ہونے والے واقعہ کی پیشگوئی نہیں۔ بلکہ درحقیقت ایک واقعہ ماضی کی تفصیل پر مشتمل ہے۔ اور یہ کہ زمانہ کی سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر اس حکایت ماضی کو حدیث کا رنگ دے دیا گیا ہے۔

خلیفہ ہادی عباسی

تاریخ سے ثابت ہے کہ خلیفہ مہدی عباسی نے وصیت کی تھی۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا بیٹا ہادی خلیفہ بنے۔ اور ہادی کی وفات کے بعد اس کا چھوٹا بھائی ہارون رشید اس کا جانشین ہو۔ چنانچہ مہدی کی وفات (۱۶۹ھ) پر مہدی کا لڑکا ہادی والی ہوا۔ مگر اس نے اپنے باپ کی وصیت کے خلاف ہارون رشید کو خلافت سے محروم کر کے اپنے بیٹے جعفر کو اپنا جانشین مقرر کرنے کی ٹھانی۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے اس نے یحییٰ برمکی کو جو اس وقت ہارون رشید کا اتالیق تھا۔ اور بعد میں ہارون رشید کا نہایت کامیاب اور با اختیار وزیر اعظم بنا قید کر دیا۔ اور اپنی والدہ خیزران کی بھی (جو ہارون رشید کی حامی تھی) توہین کی۔ ہارون رشید دارالسلطنت سے بھاگ گیا۔ اس طرح دربار میں دو پارٹیاں ہو گئیں۔ لیکن ابھی ہادی کو خلیفہ ہوئے سوا سال ہی ہوا تھا۔ کہ ۱۷۰ھ میں اس کی والدہ خیزران نے اسے قتل کروا ڈالا۔ اور اس کے بعد ہارون رشید خلیفہ بنا اور یحییٰ برمکی اس کا وزیر اعظم ہوا۔ ہارون رشید نے ۱۷۰ھ سے ۱۹۳ھ تک ۲۳ سال شاندار حکومت کی۔ اور یحییٰ برمکی اس کا کامیاب ترین وزیر اعظم تھا۔ پس اندریں حالات نعیم بن حماد یا اس کے کسی راوی کا ایسی روایت وضع کر لینا جس میں ہارون رشید اور یحییٰ برمکی کے دشمن (خلیفہ ہادی) کی مذمت کی گئی ہو۔ اور جس میں اسے تفرقہ کا موجب اور اس کے قتل کو ایک اچھا فعل قرار دیا گیا ہو عین قرین مصلحت تھا۔ پس یہ وہ سیاسی غرض تھی۔ جس کے لئے ہارون رشید کے زمانہ میں وہ روایت گھڑی گئی۔ جو حجج الکرامہ ۲۱۱ پر درج ہے۔ اور جسے مصری صاحب نے اپنے استدلال کی بنیاد ٹھیرایا ہے۔

اس امر کا ثبوت کہ روایت زیر بحث کی ساری کی ساری علامات خلیفہ ہادی میں پائی جاتی ہیں۔ درج ذیل ہے:۔

پہلی علامت

(۱) مہدی کے بعد اس کا بیٹا ہادی والی مقرر ہوا۔ ملاحظہ ہو۔

A Short History of the Saracens

(اصل عرب کی مختصر تاریخ) مصنفہ امیر علی صفحہ ۲۳۱ میں لکھا ہے:۔

" Harun was present at his father's death and in accordance with the deceased Monarch's Covenant he Immediately proclaimed Musa Alhadi as The Caliph and was the first to take the Oath of fealty to him,,

یعنی ہارون رشید اپنے باپ مہدی کے پاس اس کی وفات کے وقت موجود تھا۔ اور وفات یافتہ بادشاہ کی وصیت کے مطابق اس نے فوراً اپنے بھائی موسیٰ الہادی کی خلافت کا اعلان کر دیا۔ اور سب سے پہلے اس کی بیعت کی۔ پس حجج الکرامہ ۲۱۱ کی روایت کے یہ الفاظ "مہدی بمیرد و مردم بعد از وے مردے را از اہل بیت او والی کنند" ہادی پر پوری طرح چسپاں ہوتے ہیں۔

دوسری علامت

روایت کی دوسری علامت اس والی کا تھوڑا عرصہ زندہ رہنا بتائی گئی ہے۔ سو یہ علامت بھی ہادی میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ صرف ایک سال اور تین ماہ تک خلیفہ رہا۔ اور عین عنفوانِ شباب میں مارا گیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

" Hadi was twenty four years of age when he ascended The throne and ruled less than two years."

(تاریخ اسلام امیر علی صفحہ ۲۳۵)

یعنی ہادی چوبیس سال کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اور اس نے دو سال سے بھی تھوڑا عرصہ حکومت کی۔

(ب) پھر لکھا ہے:۔ " ابھی ہادی کو تخت نشین ہوئے کل سوا سال ہوا تھا کہ پیام اجل آ پہنچا ...... مدت خلافت ایک سال تین مہینے۔"

(تاریخ اسلام مرتبہ شاہ معین الدین احمد ندوی جلد اول حصہ سوم ص ۸۶/۸۷)

تیسری علامت

تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے اپنے اہل خاندان ہی اس کے بالمقابل کھڑے ہوں گے۔ اور انہی میں سے ایک کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ سو یہ علامت بھی ہادی عباسی میں پائی جاتی ہے چنانچہ امام سیوطی لکھتے ہیں:-

"جب اس نے اپنے بھائی ہارون رشید کو ولی عہدی سے معزول کرنا چاہا تھا۔ تو اس کی ماں خیزران نے اسے زہر دلوا دیا.... کہتے ہیں ہادی نے اپنی ماں خیزران کے پاس مسموم کھانا بھیجا۔ وہ خیزران نے کتے کو ڈلوا دیا۔ تو مر گیا۔ اس پر ماں نے بیٹے کے قتل کا ارادہ کر لیا چنانچہ ایک روز شدت تپ میں ہادی منہ ڈھکے لیٹا تھا۔ لوگوں نے خیزران کے اشارہ سے اس کا دم خفا کر کے مار ڈالا" (تاریخ الخلفا سیوطی مترجم اردو ص۱۵۲)

(ج) طبری میں ہے۔ کانت وفاتہ من قبل جوار لامہ الخیزران کانت امرتھن بقتلہ (طبری جلد ۱۱ ص۵۶۹) کہ اس کی موت اس کی ماں خیزران کی لونڈیوں کے ہاتھوں ہوئی جن کو خیزران نے مہدی کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

چوتھی علامت

چوتھی علامت اس روایت میں یہ لکھی ہے کہ "در وے خیر و شر ہر دو باشد۔ شرؔ او بیشتر از خیر اوست" چنانچہ ہادی ابن مہدی کے متعلق لکھا ہے:-

"He described as head-strong, obstinate and hardhearted but brave, energetic and generous, and devoted to literature"

(تاریخ الاسلام مصنفہ امیر علی ص۲۳۵)

کہ وہ بڑا خود سر۔ اکھڑ۔ اور شقی القلب تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی بہادر۔ پھرتیلا۔ سخی اور علم دوست بھی تھا۔

(ب) امام سیوطی تاریخ الخلفاء میں ہادی کے متعلق لکھتے ہیں:-

"ذہبی کہتے ہیں کہ ہادی شراب پیتا تھا۔ لہو و لعب میں مشغول رہتا تھا۔ اور امور خلافت کو کما ینبغی انجام نہ دے سکتا تھا۔ گدھے پر سوار ہوتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے ادیب۔ فصیح۔ قادر الکلام تھا۔ صاحب رعب و داب تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ سخت ظالم تھا"

(تاریخ الخلفاء مصنفہ سیوطی اُردو ترجمہ مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور ص۱۵۲ و مطبوعہ پبلک پرنٹنگ پریس لاہور ص۳۵۲)

پانچویں اور چھٹی علامت

پانچویں اور چھٹی علامات یہ بتائی گئی ہیں کہ "خشم گیرد بر مردم" "و بود اندر ایشاں را بسوئے فرقت بعد جماعت" کہ وہ لوگوں پر خشمگیں رہے گا۔ اور جماعت میں تفرقہ پیدا کر دے گا۔ ہادی میں یہ علامت بھی پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

"There was also a breach between Hadi and his mother Khaizuran..... Hadi resented her interference & threatened the courtiers and nobles. .....there were thus two parties at court, one ranged on the side of the young caliph and his son, the other on that of Harun and the queen mother"

یعنی ہادی کی اپنی ماں خیزران سے بھی مخالفت ہو گئی۔ ..... ہادی امور مملکت میں اپنی والدہ کی مداخلت کو پسند نہیں کرتا تھا۔ اس لئے ہادی اپنے اہل دربار یوں اور رئیسوں پر جو اس کی والدہ کے محل میں آتے جاتے تھے۔ سخت خشمگیں ہوا۔ اور انہیں دھمکایا۔ اس وجہ سے دربار میں دو پارٹیاں بن گئیں۔ ایک پارٹی تو خلیفہ (ہادی) اور اس کے لڑکے جعفر کے حق میں اور دوسری ہارون رشید اور اس کی والدہ خیزران کے حق میں تھی۔

(ب) امام سیوطی لکھتے ہیں کہ "وہ سخت ظالم تھا"

(تاریخ الخلفاء اُردو ص۳۵۲)

(ج) علامہ خضری اس کے متعلق ابن طقطقی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ "ہادی سخت گیر تھا"۔ (الخضری ص۱۷۱)

(بحوالہ تاریخ اسلام مرتبہ شاہ معین الدین احمد ندوی مطبع معارف پریس اعظم گڑھ جلد اول حصہ دوم ص۸۷-۸۶)

پس ہادی میں یہ دونوں علامات بھی پائی جاتی ہیں وہ خشمگیں ہونے والا بھی تھا۔ اور اس نے تفرقہ بھی پیدا کیا بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ امیر علی کی تاریخ میں ہادی کے متعلق الفاظ بعینہٖ وہی استعمال کئے گئے ہیں۔ جو مصری صاحب کی پیش کردہ روایت کے ہیں۔

مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نعیم بن حماد کی روایت جس کا حوالہ مصری صاحب نے دیا ہے۔ درحقیقت ایک جھوٹی اور جعلی روایت ہے۔ جو ہارون الرشید کے زمانہ میں خلیفہ وقت اور اس کے وزیر کو خوش کرنے کے لئے کسی وضاع نے وضع کی اور اس سے اس کا مقصود حضرت اور صرف ہادی ابن مہدی کی مذمت اور اس کے قتل کا جواز تھا۔ اور ایسی اس قسم کی موضوع روایات کو جو محض سیاسی حالات کی مرہون منت ہیں "حدیث خیر الانام" کے نام سے ملقب کرنا اور "علم غیب" پر مشتمل اور "الٰہی منصوبہ" کی حامل قرار دینا مصری صاحب جیسے "محقق" ہی کا کام ہو سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ مصری صاحب کی پیش کردہ روایت ایک بے سند اور موضوع روایت ہے۔ جس کے حدیث نبوی ہونے کا بار ثبوت مصری صاحب پر ہے اور ان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس روایت کو اس کے اصل الفاظ میں مع اسناد کے نقل کر کے اسے سچا ثابت کریں۔ علاوہ ازیں اس روایت کی بیان کردہ علامات کا تعلق ہے۔ وہ مہدی معہود علیہ السلام یا آپ کے کسی خلیفہ میں تو پائی نہیں جاتیں۔ بلکہ خلیفہ مہدی عباسی کے بیٹے ہادی پر کلی طور پر منطبق ہوتی ہیں۔ اور چونکہ اس روایت کے معرض وجود میں آنے کا زمانہ وہی ہے جبکہ خلیفہ ہادی قتل ہو چکا تھا۔ اور اس کا بھائی ہارون رشید اس کے بعد بادشاہ ہوا تھا اس لئے یہ روایت اسی زمانہ کے پیش آمدہ حالات کی آئینہ دار ہے اور محض ہارون رشید اور اس کے وزیر یحییٰ برمکی کو خوش کرنے کے لئے وضع کی گئی تھی۔ پس یہ روایت ہرگز کسی علم غیب پر مشتمل نہیں۔ اور نہ اسے موضوع قرار دینے سے نواب صدیق حسن خان صاحب یا نعیم بن حماد کا "عالم الغیب" ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادت

اس بات کا ایک زبردست ثبوت کہ اس روایت میں جس "مہدی" کا ذکر ہے۔ وہ امام مہدی موعود نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحیح حدیث نقل فرمائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کا بیٹا آپ کی سیرت میں آپ کا نظیر ہو گا۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"قد اخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود۔ یتزوج ویولد لہ ففی ھذا اشارۃ ان اللّٰہ یعطیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین والسر فی ذالک ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۵۷۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ پس اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک بیٹا عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ (مسیح موعود) سے مشابہت رکھے گا۔ اور ہرگز اس کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ بلکہ خدا کے مکرم بندوں میں سے ہو گا۔ اس بات میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء۔ اور اولیاء کو کسی بچے کی بشارت نہیں دیتا جب تک کہ نیک بچے کی پیدائش مقصود نہ ہو۔ پس ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ یہ حدیث خیر الانام ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ امام مہدی موعود علیہ السلام کا بیٹا حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہو گا۔ اور دوسری طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کا مندرجہ ذیل شعر نقل فرما کر تحریر فرماتے ہیں:-

"دور او چوں شود تمام بکام ✽ پسرش یادگار می بینم"

یعنی اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا۔ اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اسی کا نمونہ ہو گا۔ اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو گا۔ اور اس کے بعد اس کا یادگار ہو گا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے" (نشان آسمانی ص۱۳)

اس سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جہاں تک امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یہی ہے۔ کہ ان میں سے مہدی کا خلیفہ ہو یعنی الا فرزند ایک مقدس انسان اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہو گا۔ حجج الکرامہ ص۳۶۲ کی روایت میں جس "مہدی" کا ذکر ہے۔ وہ ہرگز امام مہدی معہود علیہ السلام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یقیناً وہ مہدی عباسی ہے جس کے بیٹے پر تاریخی طور پر بھی یہ روایت چسپاں ہوتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی وحی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات۔ شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی اور واقعات کی ناقابل تردید شہادت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان ارفع و اعلیٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک طرف صف آرا ہیں۔ اور دوسری طرف مصری صاحب کی پیش کردہ ایک موضوع سیاسی روایت۔ جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا ہی ثابت نہیں اور جس کی بیان کردہ علامات مسلمہ طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں پائی نہیں جاتیں۔ اور جس روایت کو ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے۔ جو امام نسائی جیسے محدث کے نزدیک غیر ثقہ اور ناقابل اعتبار تھا بلکہ بعض محدثین کے نزدیک وہ جھوٹی حدیثیں وضع کرتا تھا۔ اندریں حالات ہمارے لئے ایک ہی راہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ کو درست تسلیم کریں اور ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کی وحی الٰہی ص۴۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"۴۴ کے مطابق "لاہوری" معترض کہیں "وہاں کُل لٹ و لا فنگ"

کنٹرول ٹوٹ گیا! اگر آپ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور آپ اولاد نرینہ کے خواہشمند ہیں۔ تو حب احب حمل منگوا کر استعمال کرائیں۔ حب حمل کے استعمال سے تین ماہ کے اندر آپ کی مایوسی دور ہو جائے گی۔ قیمت پانچ روپے۔ اگر ماہواری میں نقص ہے۔ تو قیمت ساڑھے آٹھ روپے۔ مکمل حالات سے مطلع کریں۔ ہر قسم کی ضرورت کے لئے تجربہ شدہ ادویہ طلب کریں
مینیجر حکیم حاذق عبد القدیر کافانی (سند یافتہ) دواخانہ رحمانی قادیان

جب تلواریں ہلوں میں اور ٹینک ٹریکٹروں میں تبدیل ہونگے

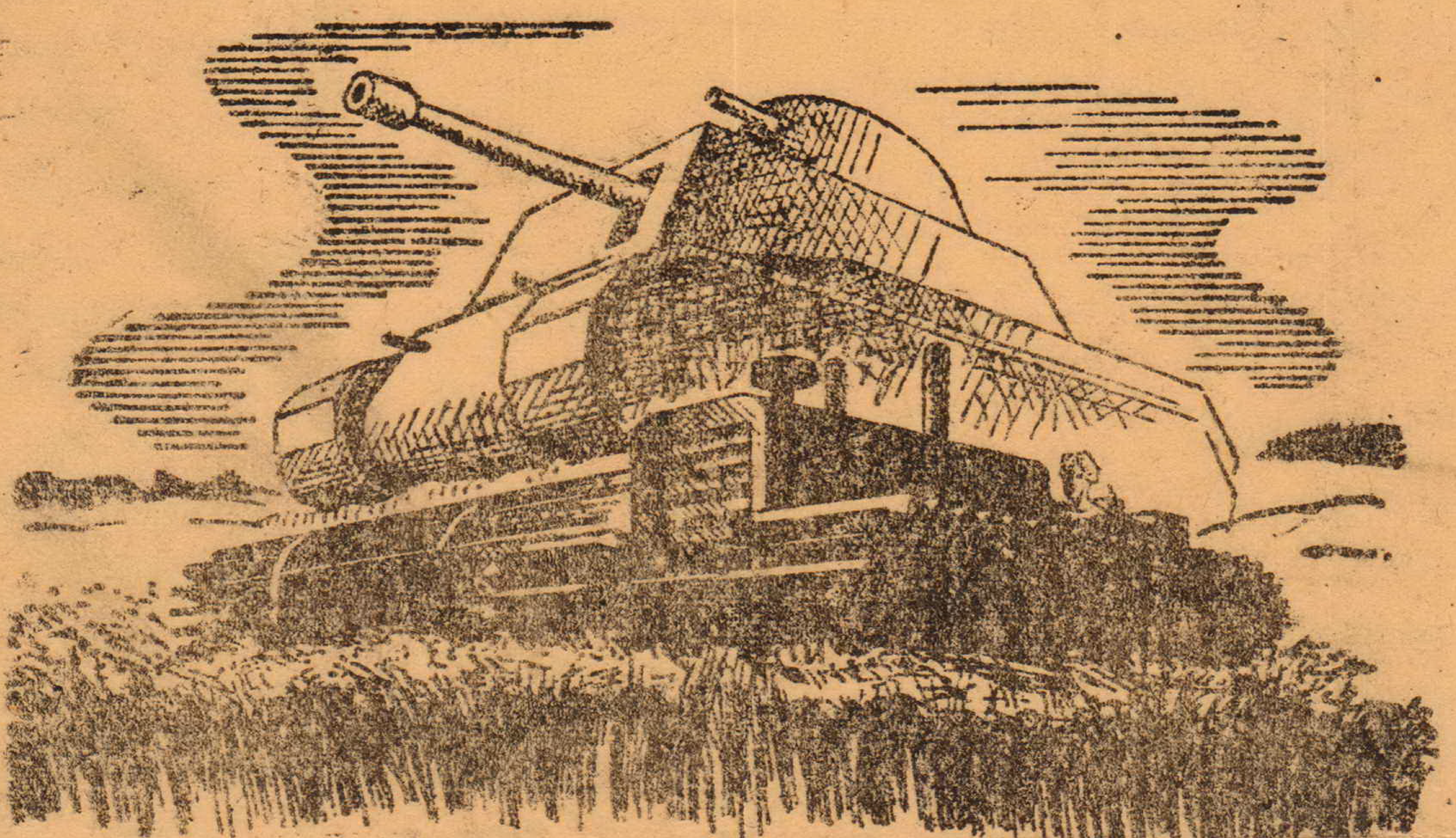

بھاری بھرکم گاڑیاں ملک بھر میں دوڑتی اور گرجتی پھریں گی۔ مگر اُن کی آواز میں جنگ کی بھیانک گرج نہ ہوگی۔۔ ہندوستان کے وسیع دیہات میں ایک نہایت اُمید افزا بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کاٹھ کے ہل، پھاوڑوں اور درانتیوں کا زمانہ ختم ہوا جبکہ ہمارے کاشتکار اپنی سخت مشقت کا بہت قلیل صلہ حاصل کرتے تھے۔ اب ان کی جگہ بڑے بڑے ہل، فصل کاٹنے کی مشینیں اور دوسرے زراعتی آلات اور انجن کام میں لائے جائیں گے۔ جن کی بدولت کاشتکار کی مشقت کم اور زمین کی پیداوار کہیں زیادہ ہو جائے گی۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مستقبل قریب کا ایک دل افزا تصور ہے۔ اس خیال کو سچ کر دکھانے کے لئے اُمراء کے لاکھوں روپے ہی نہیں بلکہ معمولی حیثیت کے لوگوں کا کروڑوں روپیہ بھی درکار ہوگا۔ خوب سمجھ لیجئے کہ جب تک کافی سرمایہ حاصل نہ ہو، ہندوستان ایک خوشحال اور ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا۔ ہندوستانی صنعت اور زراعت کو جنگ کے بعد آپ کے روپے کی ضرورت ہوگی۔ آنے والی خوشحالی میں حصہ بٹانے کے لئے آج ہی تیاری کیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹ، سرکاری قرضے، ڈاک خانہ سیونگز بینک کے کھاتے، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا سیونگز کھاتہ، یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، زیور یا صنعتی اشیاء اور جواہرات خریدنے میں رقم کو خطرہ ہے۔ دولت سنبھال کر آج جو بچا سکیں وہ مستقبل کے لئے بچائیے اور اسے بچائے رکھئے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ اطلاعات نے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔

مقویات کی سرتاج

یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری کیلئے نہایت مفید ہیں۔ قیمت چونسٹھ گولی دو روپے علاوہ محصول ڈاک

شفاخانہ دلپذیر قادیان

اکسیر خارش

اس کے چند روز کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ نیز پرانے چنبل کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔ قیمت ۔/۸/۱ فی اونس

حمیدیہ فارمیسی قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت ۱۲ قرص ۸/ پچاس قرص ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ذیابیطس :۔ اگر آپ کو موسم شباب آتا ہے اور ذیابیطس نے تنگ کر رکھا ہے جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں۔ اور تمام دنیا کے حکیم و ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکو استعمال کیجئے قطعی ذیابیطس رفع کر دے گی۔ جا نو کنگھی کیا آدی کیا ہے تجربہ خود شاہد ہو جائے گا۔ قیمت چار روپے للعہ (نوٹ) میں قطعی ضرور ناظرجان کر لکھتا ہوں کہ دوا نہایت مجرب ہے میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کیلئے ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں۔ پتہ
مولوی حکیم ثابت علی دبخزبان محمود نگر لکھنؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لال قلعہ دہلی ۲۸ نومبر۔ آج انڈین نیشنل آرمی کے افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ایک گواہ استغاثہ سپاہی سعد اللہ نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی جرح کے جواب میں تسلیم کیا۔ کہ میں ان پڑھ آدمی ہوں مجھے پڑھایا گیا ہے۔ کہ مجھے عدالت میں کیا شہادت دینی ہے۔ میں نے شہادت کے دوران میں جو تاریخیں بیان کی ہیں۔ وہ مجھے یاد کرائی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۸ نومبر۔ لنڈن کے سابق جرمن سفارت خانہ کا سارا سامان نیلام کر دیا گیا ہے۔ ہٹلر کا بت ۶۰ پونڈ میں فروخت ہوا۔ اس کو خریدنے والے کا نام کیپٹن رابرٹ گارڈن ہے اس سے جب پوچھا گیا۔ کہ اس نے یہ سودا کیوں کیا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ آج سے ۲ ہزار سال پہلے لوگ یسوع کا بھی تمسخر اڑاتے تھے۔ اسے سولی پر لٹکایا گیا۔ اور اس کی ہر طرح سے بے حرمتی کی گئی۔ لیکن آج دو ہزار سال بعد یسوع بدستور زندہ ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس بت کی ۲۵ سال بعد جرمنی میں پھر پوجا ہونے لگ جائے۔

لنڈن ۲۸ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے جس نے حال ہی میں وطنی گورنمنٹ بنائی تھی اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ڈچ گورنمنٹ کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرینگے۔

وائنا ۲۸ نومبر۔ آسٹریا کی کابینہ نے آج چانسلر ڈاکٹر رینر کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعے لیفٹیننٹ جنرل سر آرچی بالڈ ایڈورڈ نائے کو مدراس کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

نورمبرگ ۲۸ نومبر۔ ہیس کو سرکاری طور پر ذی عقل قرار دے دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ ۵ دسمبر کو ۲۲۰۰ حاجی دو جہازوں میں ہندوستان لوٹ آئیں گے۔ جنوری کے آخر تک ۱۸۰۷۰ حاجی واپس پہنچ جائینگے

لاہور ۲۸ نومبر۔ یونینسٹ پارٹی نے اپنا انتخابی منشور شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یونینسٹ پارٹی آئینی ذرائع سے ہندوستان کی آزادی کی حامی ہے۔

بمبئی ۲۸ نومبر۔ برما شیل آئل کمپنی کے ۱۹۵۵ مزدوروں نے وکٹری بونس نہ ملنے پر ہڑتال کر دی ہے۔

لکھنؤ ۲۹ نومبر۔ پنڈت جواہر لعل صاحب نہرو نے کنگ جارج طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں بیماریوں کی وجہ لوگوں کا ادنیٰ طریق رہائش ہے۔ جب تک اس سوال کو حل نہ کیا جائے گا۔ ہندوستان ترقی نہیں کریگا۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ آج ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے متعلق جو بیان دیا جانا تھا۔ وہ فی الحال ملتوی ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ امید رکھنا۔ کہ گورنمنٹ اپنی پالیسی میں کسی بڑی تبدیلی کا اعلان کرے گی۔ درست نہیں۔

واشنگٹن ۲۹ نومبر۔ سیکرٹری آف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ نے فلسطین کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن تجویز کیا ہے۔ اس کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ۱۲۰ دن میں اپنا کام ختم کر دیگا۔ اس کمیشن کے ممبران کے ناموں کا لنڈن اور واشنگٹن سے ایک ساتھ اعلان کیا جائیگا۔

پیرس ۲۹ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہند چینی کے شمالی صوبہ لاؤس کے حکمران کو لوگوں نے تخت چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جس نے ایک اور علاقہ میں اپنی حکومت قائم کر لی ہے۔ اور فرانس سے مدد طلب کی ہے۔

بٹاویہ ۲۹ نومبر۔ برطانوی فوجوں نے سورابایا پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔

ٹوکیو ۲۹ نومبر۔ کل جاپان کے وزیر اعظم نے جاپانی پارلیمنٹ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ غیر ملکی معاملات میں تو جاپان کو نکما کر دیا گیا ہے۔ اندرونی معاملات میں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ملک میں جمہوری خیالات پیدا کریں۔

درخواست دعا بذریعہ تار

لکھنؤ ۲۸ نومبر۔ محترمہ مریم عثمان صاحبہ بذریعہ تار اطلاع دیتی ہیں۔ کہ مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

قومی ترقی کے لئے صنعتی ترقی نہایت ضروری ہے

دوکانداران اور ڈیلر صاحبان ہمارے کارخانہ کے بنے ہوئے اصلی نٹ کے بنے ہوئے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن منگوا کر اپنے روپیہ کی پوری قیمت وصول کریں۔ مال بہت عمدہ اور مارکیٹ میں پسند کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس طرح آپ کو قوم کی صنعتی ترقی میں تعاون کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

سردار عطاء اللہ خان بسول پروپرائٹر
دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

بیت العلاج قادیان

احباب کے مستقل اصرار اور پبلک کی بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کے پیش نظر دواخانہ بیت العلاج

زیر نگرانی جناب حکیم محمد عبد الصمد صاحب دہلوی

ریتی چھلہ والی سڑک پر کھولا گیا ہے۔ تا ہر خاص و عام مستفید ہو سکے حضرت حکیم صاحب قبلہ خود مریضوں کا معائنہ فرماتے ہیں بیرونی احباب بذریعہ خط و کتابت مشورہ کر سکتے ہیں۔

مقامی احباب

صبح:- ۹ بجے سے ۱۱½ بجے تک
شام:- ۳ بجے سے ۵ بجے تک

عبد الواحد صدیقی بیت العلاج قادیان

تبلیغی لٹریچر نصف قیمت پر

تاجر مبلغوں کو دس روپیہ کا لٹریچر پانچ روپے میں پہنچایا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ ایسا لٹریچر ہے۔ جو اردو و انگریزی دان طبقہ میں بفضل خدا آسانی سے فروخت ہو سکتا ہے۔ یہ کام صرف کوشش کرکے فروخت کرنے کا ہے۔ پھر تبلیغ کا کام وہ لٹریچر خود کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دس روپے کا لٹریچر پانچ روپے میں

بذریعہ وی۔پی روانہ کیا جائیگا۔ ڈاک خرچ خاکسار کے ذمہ ہوگا۔ جو دوست وی پی نہیں منگا سکتے ان کو لٹریچر پیشگی روانہ کیا جائیگا۔ وہ فروخت کرکے پانچ روپے روانہ کریں۔ اس طرح وہ بفضل خدا تاجر بھی ہو جائیں گے۔ اور مبلغ بھی ہو جائینگے۔ اور ہم خرما و ہم ثواب بھی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے تاجر بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنا تجارتی مال ان کو سستی قیمت پر دیں ——— تا

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تجارت کے ذریعہ تبلیغ کی عظیم الشان سکیم

بفضل خدا بہت جلد عملی جامہ پہن لے

ہمارے ایک احمدی بھائی ۲۵ سال سے ریلوے مسافروں کو لٹریچر فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں اب ان کی یہ تجارت بفضل خدا ایسی ترقی کر گئی ہے۔ کہ وہ ماہوار سو سے سوا سو ۱۲۵ روپیہ کما لیتے ہیں۔

خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن